کتاب نما

سیرت مجمع کمالات ﷺ: پروفیسر محمد عبدالجبار شیخ - ناشر: ادارہ تعلیمات سیرت، علامہ اقبال کالونی، سیالکوٹ کینٹ - صفحات: ۳۸ - قیمت: ۱۶۰ روپے -

کمال تو یہ ہے کہ کسی کے کمال کا کتنا ہی بیان ہو جائے، پھر بھی یہ احساس رہے کہ ابھی تو کچھ بھی بیان نہیں ہوا ہے - یہ بات اللہ کے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسی صادق آتی ہے، کسی پر نہیں آتی - یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ہر زبان میں ہر صنف ادب میں سیرت نگار اپنی کوشش کرتے رہے ہیں - ایسی ہی ایک قابل قدر کوشش پروفیسر عبدالجبار شیخ کے گیارہ مقالات کا یہ مجموعہ ہے جس کی انتہائی دیدہ زیب پیش کش نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے - ہر مقالے کے لیے کسی آیت کو عنوان بنایا گیا ہے - ہر ایک صفحے پر مرکزی خیال کو پیش کیا گیا ہے - ذیلی سرخیاں فہرست کی شکل میں دی گئی ہیں اور ہر مقالے کے آخر میں مراجع و مصادر دیے گئے ہیں - یوں اسے گیارہ کتابوں کا مجموعہ کہا جاسکتا ہے -

مختلف سیرت کانفرنسوں کے لیے تیار کیے گئے ان مقالات نے اللہ کے رسول کی شخصیت، زندگی اور تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے - حسن معاشرت، نظم معیشت، نظام عدل، اقدار انسانی اور خلق عظیم ان میں سے چند ہیں - یہ سیرت کی روایتی کتاب نہیں جس میں محض واقعات کا بیان ہو بلکہ آپ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کو آج کے دور کے تقاضوں کے مطابق پیش کیا گیا ہے، مثلاً نظام معیشت کے باب میں سود پر احکامات نہیں سنائے ہیں بلکہ مفید عملی بحث کی گئی ہے - اسی طرح مسلم ممالک کے لیے یکساں کرنسی کی تجویز اس سیرت کی کتاب کا حصہ ہے - ''موجودہ دور میں مالیات کے بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر عالم اسلام میں ایک مشترکہ سکہ رائج کرنے کی تجویز یقیناً امت مسلمہ کے بے شمار مالی مسائل کا خاطر خواہ حل ہے - اسوہ حسنہ کے مطابق نظام معیشت کا قیام عمل میں آسکے گا'' (ص ۳۵۲) اس سے کتاب کے عملی و عصری انداز کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، لیکن دوسری طرف اسی طرح کا بیان نظروں میں کھٹکتا ہے .... ''حرا کی وادی میں اتر کر اپنے پیروکاروں کو جو تعلیم دی اس

میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ادھوری باتوں کو مکمل کر دیا گیا اور دونوں کی افراط و تفریط سے ہٹ کر میانہ روی اور اعتدال پر قائم اخلاق کا ایک جامع اور مبسوط نظام پیش کیا گیا۔ (ص ۱۲۲) کسی کے کمال میں فرق ڈالے بغیر بھی رسول اللہ ﷺ کا کمال، کمال ہے۔

خوب صورت جلد اور دیدہ زیب پیش کش کی وجہ سے کالجوں اور عربی مدارس میں، مقابلوں میں انعامات کے طور پر، اور امتحانات میں کامیابیوں پر بزرگوں کی طرف سے نوجوانوں کو ہدیہ دینے کے لیے نہایت مناسب ہے۔ (مسلم سجاد)

سرزمین آرزو: ناصر قریشی۔ ناشر: تسنیم پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۵۱ روپے۔

مصنف نے ۱۹۹۳ میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ زیر نظر کتاب محض روداد سفر نہیں بلکہ مشاہدات و تاثرات اور بصائر و عبر کا خزانہ بھی ہے۔ ناصر قریشی ایک براڈ کاسٹر، افسانہ نگار اور ایک مضمون نگار کی حیثیت سے معروف ہیں۔ اس سفرنامے میں وہ ایک اچھے رپورتاژ نویس کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ جناب ناصر قریشی کو اللہ تعالیٰ نے بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ انھوں نے محض تاریخی و جغرافیائی احوال پر انحصار نہیں کیا بلکہ واقعات کے موثر بیان کو ترجیح دی ہے۔ ان کا سفرنامہ سادہ و بے رنگ تفاصیل کی کھتونی نہیں بلکہ سفرحج کے مراحل و منازل کا جذبہ انگیز اور فکر افروز بیان کا مرقع جمیل ہے۔ قاری یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ خود مصنف کے ہمراہ، محو سفر ہے۔ حرمین شریفین کی زیارت کا روح پرور اور ایمان افروز بیان قاری کے دل و دماغ پر خاص اثر کرتا ہے۔ مصنف نے حج کے انتظامات کے سلسلے میں سرکاری و اجتماعی سطح پر ہونے والی بعض کوتاہیوں پر بھی بلیغ تبصرہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں سفرنامہ کا وہ حصہ خاص طور پر قابل توجہ ہے جس میں ۱۲ ذی الحجہ کو رمی جمار کے موقع پر کئی آدمیوں کی ہلاکت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سعودی حکومت کی تمام تر قابل قدر مساعی کے باوجود، حج کے بعض انتظامات کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

حجاج کرام میں نظم و ضبط کا فقدان ان کی موزوں تربیت کا اہتمام نہ ہونے کی غمازی کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایسے حادثات وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں اور عالم اسلام میں ان کی روک تھام کے لیے کوئی احساس جنم نہیں لیتا اور نہ کوئی مناسب قدم اٹھایا جاتا ہے۔ بہرحال "سرزمین آرزو" ایک ایسے شخص کا سفرنامہ حج ہے جو دیکھتا ہے، محسوس کرتا ہے، سوچتا ہے اور ملت اسلامیہ کے حال اور مستقبل کو بہتر دیکھنے کا آرزومند ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

Pakistan : State of the Economy : ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ، ایف سیون ، اسلام آباد - صفحات: ۷۱ - قیمت: ۴۰ روپے -

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے زیر اہتمام یہ گذشتہ کئی سالوں سے ملکی معیشت ، سیاست ، تعلیم اور خارجہ امور سے متعلق مسائل پر منفرد انداز میں تحقیقی کام ہو رہا ہے - متذکرہ موضوعات پر ادارے کی مطبوعات کو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے - بالخصوص معاشی موضوعات پر بھی ادارے نے وسیع لٹریچر تیار کیا ہے - اس میں پاکستانی معیشت کے ماہرانہ جائزوں کا سلسلہ بھی شامل ہے - ۱۹۸۶ سے اب تک ایسے پانچ جائزے شائع کیے جا چکے ہیں - زیر نظر کتابچہ اسی سلسلے کی کڑی ہے اور موجودہ حکومت کے ابتدائی چودہ مہینوں کی معاشی کارکردگی کے جائزے پر مشتمل ہے - اس میں ملکی معیشت کی شرح افزایش ، قومی بچت اور سرمایہ کاری کی سطح ، افراط زر ، مالیاتی معیشت اور قرضوں کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ معیشت کے کلیدی شعبوں مثلاً زراعت ، توانائی ، بازار حصص ، غیر ملکی سرمایہ کاری اور نج کاری کے بارے میں حکومت کی پالیسی اور اس پر عمل در آمد کے طریق کار پر بحث کی گئی ہے - اور ان عوامل کی بطور خاص نشان دہی کی گئی ہے ، جو ملکی معیشت کے اضمحلال کا باعث بن سکتے ہیں - اس سلسلے میں نئی عالمی تجارتی تنظیم (World Trade Organisation) کے طے کردہ اصولوں پر عمل در آمد سے پاکستان کی معیشت پر مرتب ہونے والے متوقع اثرات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے -

جائزے کے آخر میں ملکی معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کی تجاویز بھی پیش کی گئی ہیں - تاہم اس بات پر دکھ کا اظہار کیا گیا ہے کہ معیشت کو اسلامی اصولوں پر تعمیر کرنے کے ضمن میں ماضی قریب میں جن کوششوں کا آغاز کیا گیا تھا ان سے مکمل طور پر بے اعتنائی برتی جا رہی ہے اور ملکی مفادات کو محفوظ کرنے کی خود کفالتی پالیسی کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے -

اقتصادی ترقی کے عمل میں نقل و حمل کے شعبے کو جو اہمیت حاصل ہے اس کے پیش نظر بہتر ہوتا کہ اسے بھی جائزے کا حصہ بنا لیا جاتا - مزید برآں مخصوص شعبوں پر مختصر انداز میں توجہ مرکوز کرنے کے بجائے اگر ملکی معیشت کے بنیادی شعبوں کے الگ الگ مفصل جائزے تیار کر کے اصلاح احوال کے لیے ماہرانہ تجاویز پیش کی جائیں تو یقیناً اس کاوش کی افادیت کا دائرہ وسیع ہو گا اور پالیسی ساز اداروں کے لیے انھیں نظر انداز کرنا ممکن نہ ہو گا - (پروفیسر عبدالحمید ڈار)

طوبیٰ : پروفیسر ہارون الرشید - ناشر: ہارون اکیڈیمی کراچی - صفحات: ۱۱۲ - قیمت: ۲۵ روپے -

پروفیسر ہارون الرشید معروف نقاد' ناول نگار اور شاعر ہیں' اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں ''اردو ادب اور اسلام'' (دو حصے) خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ علاوہ ازیں ان کی تنقیدی نگارشات اور شعری کاوشوں کے متعدد مجموعے منتظر طباعت ہیں۔ زیر نظر مجموعہ حمد و نعت اور ایک منقبت پر مشتمل ہے اور پروفیسر موصوف کے ذوق شاعری کا عمدہ ترجمان ہے۔ ان کی شاعری پر اصلاحی اور اخلاقی رنگ غالب ہے۔ ''طوبیٰ'' میں شامل منظومات' شاعر کے جذبہ خلوص اور راست فکری کی آئینہ دار ہیں۔ اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نعت و منقبت غلو سے پاک ہو۔ علاوہ ازیں ہر نظم کے ساتھ تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے۔ مجموعہ گو مختصر ہے لیکن مطالب و مضامین کے لحاظ سے عمدہ ہے۔ (ر-ب-ش)

مقدمہ بوسنیا: محمد الیاس انصاری۔ ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ' لاہور۔ صفحات: ۲۲۸۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

بوسنیا کے مسئلے پر اردو میں متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں' مثلاً: ''مسئلہ بوسنیا' منظر و پیش منظر'': عمر حیات عاصم سیال (کراچی' ۱۹۹۲)۔ ''سانحہ بوسنیا'': محمد الیاس انصاری (لاہور' ۱۹۹۳)۔ ''بوسنیا' جغرافیہ' تاریخ' داستان جہاد'' خلیل احمد حامدی (لاہور' ۱۹۹۳)۔ ''بوسنیا' صلیبی جنگیں اور نیا عالمی نظام'': پروفیسر محمود علی ملک (لاہور' ۱۹۹۳)۔ ''یوگوسلاویہ کا خاتمہ اور بوسنیا کے مسلمان'': عبداللہ اسمائج (اسلام آباد' ۱۹۹۳)۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی تازہ کڑی ہے اور بوسنیا پر تازہ معلومات اور مزید تفصیل فراہم کرتی ہے۔

محمد الیاس انصاری کا نقطہ نظر یہ ہے کہ بوسنیا کے باب میں مغربی طاقتوں کے رویے کو' اس نئی صلیبی جنگ کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو مغربی عیسائیت نے اسلام اور امت مسلمہ سے دشمنی' خوف اور تعصب کے سبب ان پر مسلط کر دی ہے۔ یہ ''چوتھی عالمی جنگ'' کشمیر' فلسطین' شیشان اور بوسنیا میں دست بدست لڑائی کی شکل میں اور پورے عالم اسلام سے تہذیبی اور ثقافتی سطح پر جگہ جگہ اور مختلف سطحوں پر لڑی جا رہی ہے۔ مصنف نے بوسنیا کا موجودہ منظر نامہ پیش کرنے سے پہلے ماضی میں صلیبی جنگوں اور مغرب کی صلیب پرستی کا ذکر کیا ہے جس نے امریکہ ہی نہیں' تمام نصرانی ملکوں اور اقوام متحدہ کے کردار کو مشکوک بنا دیا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے انسانی حقوق کے ''علمبرداروں'' کی منافقانہ روش اور دہرے معیار سے متعلق بہت سی مثالیں دی ہیں۔ ان کی بدنیتی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ''نیوزویک'' نے ۲۹ نومبر ۱۹۹۰ کے شمارے میں سنہ دو ہزار میں یورپ کا ایک ممکنہ نقشہ شائع کیا تھا' جس میں بوسنیا کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ مقدمہ بوسنیا کا انجام کیا ہو گا؟ اس کا حتمی جواب آسان نہیں' مگر ہمیں الیاس انصاری کی اس بات سے اتفاق ہے کہ مسلم دنیا

کے سلسلے میں یورپ اور امریکہ کا متعصبانہ صلیبی رویہ جلد یا بدیر انھیں لے ڈوبے گا۔

محنت و کاوش سے تیار کردہ یہ کتاب اردو قارئین کے لیے موضوع زیر بحث کا اچھا منظر و پس منظر فراہم کرتی ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

سچیاں سرکاراں، احمد علی صوفی۔ ناشر: شوکت دواخانہ، محمد آباد، ستیانہ روڈ فیصل آباد۔ صفحات: ۴۰۸۔قیمت: ۱۵۰ روپے۔

سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھنا ایک سعادت ہے، اور ایک امتحان بھی۔ سعادت ان معنوں میں کہ تحریر کی نعمت پانے والے فرد کے قلم سے ذکر حبیب ہو، اور اس طرح بارگاہ ایزدی تک رسائی کا وسیلہ نصیب ہو۔ اور امتحان ان معنوں میں کہ والہانہ جذبوں کا اظہار کرتے کرتے اگر شدت جذبات میں قلم اپنی حد سے تجاوز کر جائے تو خرمن پارسائی کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔

"سچیاں سرکاراں" سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا منظوم پنجابی مرقع ہے۔ فاضل مصنف نے عشق رسالت میں ڈوب کر رہوار قلم کو تھاما اور آدم علیہ السلام سے آغاز کر کے وصال نبوی ؐ تک کے مرحلوں کو خوب صورت، رواں اور شستہ پنجابی میں قلم بند کیا ہے۔ ہر واقعے کی چھان پھٹک کے لیے مستند مجموعہ ہائے سیرت سے استفادہ کیا اور مضمون کی نزاکت کا پورا پورا لحاظ رکھا۔ مثال کے طور پر ص ۳۰۱ پر ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

پاک نبی دی راہ تے چلدے مرشد منو ہادی ؐ جاہل جعلی پیراں کولوں منگ پناہ خدا دی

گویا وہ سیرت کے مضامین کو بیان کرتے کرتے آشوب عصر کے رستے ہوئے ناسوروں پر بھی نشتر چلاتے جاتے ہیں، یوں سیرت کا یہ تذکرہ ہمارے حال کے شب و روز سے مربوط ہو جاتا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

سارا جہاں ہمارا: فرید احمد پراچہ۔ ناشر: جنگ پبلشرز، لاہور۔ صفحات: ۱۸۹۔قیمت: ۱۰۰ روپے۔

زیر نظر روداد سفر کو ہم ایک شگفتہ مزاج، سنجیدہ اور صاحب احساس قلم کار کے دینی تاثرات اور درد دل کا آئینہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ جرمنی، ناروے، ڈنمارک، برطانیہ اور امریکہ کا سیاحت نامہ ہے۔ "میرا یہ سفرنامہ یورپ اور امریکہ کے ان سفروں کے متعلق ہے جو بعض کانفرنسوں میں شمولیت کی غرض سے کیے گئے۔ ان کا عرصہ ۱۹۸۲ اور ۱۹۹۲ کے درمیان ہے" شہروں، قصبوں، قابل دید تاریخی مقامات، طرز ثقافت و سیاست اور عجائبات کو "جیسا دیکھا، ویسا بیان کر دیا۔ جیسا محسوس کیا ویسا قلم بند کر دیا اور جیسا پایا ویسا سنایا"۔

مصنف نے اپنے مشاہدات و تاثرات کو ایک رواں دواں، کھلے ڈلے، بے تکلفانہ اور شگفتہ اسلوب

میں بیان کیا ہے جس میں صورت احوال پر سنجیدہ تبصرے بھی ہیں اور مغربی معاشروں کے سمندر میں ڈوبنے والے مشرقی مسلمانوں کی دردناک کہانیاں بھی۔ دین دار والدین اپنے لڑکوں' لڑکیوں کے طرز عمل پر "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کے کرب میں مبتلا ہیں۔ضلع اٹک کے مڈل پاس سادہ دل دہقان کے دکھ کا کون اندازہ لگاسکتا ہے: "کاش میں نے پاکستان نہ چھوڑا ہوتا' کاش میں آج بھی اپنی بارانی زمینوں پر ہل چلاکر آسمان کی طرف نگاہیں کر کے دعاکر رہا ہوتا اور میری بیٹی بے شک ان پڑھ رہ جاتی" (ص ۱۱۳)۔ ندیم کا کردار بھی کم الم انگیز نہیں۔ زکوۃ فنڈ' دوستوں کے جمع کردہ چندے اور بہنوں کے جہیز کی فروخت کی رقم پر' امریکہ میں اس کے گردوں کی پیوند کاری ہوئی اور اسے نئی زندگی ملی مگر امریکی تہذیب اور اپنی ماڈرن بیوی کے زیر اثر وہ خدا کی نعمتوں اور والدین کو بھلا بیٹھا (ص ۱۷۳)۔ دولت اور خوش حالی' بسا اوقات فتنہ انگیزی کا باعث ہوتی ہے۔

نیاگرا کی زیارت اور اس کا بیان خوش فکر ناظر کی رومانوی انشاپردازی کا عمدہ نمونہ ہے۔ فرید احمد پراچہ کو نیاگرا کے "مبہوت کر دینے والے منظر" میں قدرت کے جلال و جمال کی جھلک نظر آئی تو کچھ بے جا نہ تھا۔ اس باب کو پڑھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ خوش فکر ناظر' ایک شگفتہ نگار ادیب بھی ہے۔

زیر نظر سفرنامے میں فرید پراچہ کے مطالعے کی وسعت' زندگی اور انسان کے باب میں ایک مثبت اور ہمدردانہ رویہ' تدین و تفکر' ملی و قومی حمیت اور ایک آفاقی نظر نمایاں ہے۔ آخری حصے پر سفرنامے سے زیادہ' امریکہ کی سیاسی' تہذیبی اور معاشرتی خرابیوں کے بیانیے کا گمان گزرتا ہے۔

اردو میں یورپ کے سفرنامے تو بہت لکھے گئے ہیں مگر فرید پراچہ کے مشاہدے کا زاویہ ان سب سے مختلف ہے۔ بقول پروفیسر غلام جیلانی اصغر: اس نے "داخلی اور خارجی مظاہر کی عکس بندی ہی نہیں کی' بلکہ اس نئی سوچ کا بھی نہایت عمدہ انداز میں تذکرہ کیا' جو اس وقت یورپ اور امریکہ میں کارفرما ہے۔ یہ اسلامی فکر کی تازگی ہے' جو ان ممالک کے تھکے ہوئے معاشرے کے لیے حیات نو کی نوید ہے"۔ اس انداز کے باوجود' یہ ایک دلچسپ اور پرلطف سفرنامہ ہے' اور اس سے اردو سفرنامہ نگاروں میں فرید پراچہ کی ایک منفرد حیثیت متعین ہوتی ہے۔ (ر-ہ)

لمحوں کی زنجیر: اعجاز رحمانی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۲۷۰۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

اعجاز رحمانی کی زیر نظر نظموں کا بڑا موضوع حق و باطل کا وہ معرکہ ہے جو مختلف معاشروں اور ملکوں میں صدیوں سے جاری ہے۔ چھوٹی بحر کی نظموں میں معرکہ حق و باطل کے نشیب و فراز' بعض تلخ

حقائق ، ماضی قریب ، خصوصاً اسلامی تاریخ کے پس منظر سے ابھرنے والی صورت حال پر تبصرہ و تجزیہ اور حق و راستی کے لیے ایک والہانہ جذبہ بہت نمایاں ہے ۔ موضوع کی مناسبت سے شاعر کا رجزیہ انداز ، قاری کو جہاد پر اکساتا ہے ۔ شہادت اعجاز رحمانی کے ہاں ایک اہم حوالہ ہے :

مقتل میں اور کس کی گواہی ہے معتبر　　جو سب سے معتبر ہے ، شہادت لہو کی ہے
پھر یاد آ رہے ہیں شہیدان محترم　　اسلام کو پھر آج ، ضرورت لہو کی ہے

وطن سے محبت کے ساتھ ساتھ وہ امت مسلمہ کی زبوں حالی پر فکرمند ہیں ۔ دردمندی نے شاعر کے اندر ایک سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر دی ہے ۔ وہ محمد بن قاسم سے سید مودودی تک امت کی اصلاح اور سربلندی کے لیے کوشاں رہنے والوں کو یاد کرتے ہیں ۔ اردو ، مشرقی پاکستان ، بنگلہ دیش کے محصورین اور کراچی کے حوالے سے گلی گلی بہنے والے لہو کے دلخراش مناظر پر شدید کرب و اضطراب میں مبتلا ہیں :

اس دور ارتقا میں ہر اک چیز ہے گراں　　انسان کا لہو مگر ارزاں ہے آج کل

انھیں ، دلوں کے ناسوروں کا بھی اندازہ ہے اور رہبروں کے بھیس میں رہزنوں پر بھی ان کی نظر ہے لیکن تمام تر رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود وہ پر امید ہیں :

اسلام ہی دنیا میں سرافراز رہے گا　　اسلام ہی انسان کا دم ساز رہے گا

اعجاز رحمانی حب وطن ، دینی حمیت اور ملی جذبے سے سرشار ہیں ۔ زندگی کے بارے میں ان کے مخصوص نقطہ نظر (" زندگی ، عرصہ شہادت ہے ") کی بنا پر ہم انھیں اپنے عہد کا ایک منفرد شاعر کہہ سکتے ہیں ۔ (ر ۔ ہ)

کتاب الابدان : حکیم محمد سعید ، حکیم قسیم الدین ، حکیم نعیم الدین زبیری ۔ ناشر : بیت الحکمت ، مدینة الحکمت ۔ محمد بن قاسم ایوے نیو ، کراچی ۷۴۷۰۰ ۔ صفحات ، حصہ اول : ۳۲۵ ۔ حصہ دوم : ۲۱۴ ۔ قیمت ، حصہ اول : ۱۶۰ روپے ، دوم : ۱۶۰ روپے ۔

عربی کے ایک معروف قول کا ترجمہ ہے : "اہم ترین حقیقی علم تو بس دو ہی ہیں : علم ادیان اور علم ابدان " ۔ زیر نظر کتاب موخر الذکر علم سے متعلق ہے ۔ انسانی بدن کی تشریح (Anatomy) اور اس کے فعلیات (Physiology) پر انگریزی میں تو بہت سی کتابیں ملتی ہیں مگر اردو میں اس موضوع پر معیاری کتب شاذ ہی نظر آتی ہیں ۔ اس اعتبار سے زیر نظر کتاب اردو کے طبی ذخیرۂ کتب میں نہایت خوش گوار اور عمدہ اضافہ ہے ۔

اس کے عنوانات ابواب (علم تشریح و فعلیات ، حیوانی خلیہ ، جسمانی بافتیں ، محوری ڈھانچا ، الحاقی

ڈھانچا، عضلات، نظام ہضم، نظام قلب و عروق، نظام لمفاوی، نظام تنفس، نظام بول، نظام اعصاب، نظام درون افرازی، نظام تولید، جلد) ہی سے کتاب کے وسیع دائرہ توضیح و تشریح کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جملہ لوازمے کو رنگین اور سادہ تصاویر، نقوش اور خاکوں کی مدد سے واضح کیا گیا ہے۔ طبی اصطلاحات اور اعضاے بدن کے انگریزی اور عربی مترادفات بھی بالالتزام دیے گئے ہیں۔ کتاب کی ایک قابل ذکر اور لائق تحسین خوبی یہ ہے کہ اس کی زبان آسان اور عام قاری کے لیے بھی قابل فہم ہے۔ کتاب نہایت اچھے معیار پر شائع کی گئی ہے۔ جلد مضبوط اور کاغذ نہایت عمدہ ہے نہ صرف طب کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات، بلکہ علم الابدان سے دلچسپی رکھنے والے عام قارئین بھی محسوس کریں گے کہ انسانی جسم کی ساخت اور مختلف جسمانی اعضا کے افعال کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید و معاون اور راہ نما کتاب ہے۔ ادارہ ہمدرد، بیت الحکمت اور مصنفین اس کتاب کی تحریر و تیاری اور اشاعت پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (ر-ہ)

اسلام اور پیغمبرؐ اسلام اہل انصاف کی نظر میں: شیخ احمد بن حجر آل بوطامی، ترجمہ: اقبال احمد سلفی۔ ناشر: ادارہ البحوث الاسلامی، جامعہ سلفیہ، بنارس۔ صفحات: ۲۴۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مصنف، قطر کے محکمہ شرعیہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے، اس کتاب میں انھوں نے "دنیا کے منصف علما و مصلحین (کچھ نصرانی، کچھ غیر نصرانی) کے وہ اقوال و بیانات جمع کیے ہیں جن میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن کا اعتراف کیا گیا ہے"۔ فاضل مصنف کے خیال میں اگرچہ اسلام ان شہادتوں کا محتاج نہیں، مگر ان سے بہت سے لوگ حق کی معرفت کے سلسلے میں مطمئن ہو جائیں گے۔ کتاب دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔ (ر-ہ)

ضروری تصحیح: "کتاب نما" (ستمبر ۹۵) میں فی ظلال القرآن (ترجمہ از سید حامد علی) پر تبصرے کے ضمن میں صرف تین جلدوں کا ذکر ہو سکا تھا۔ باقی دو جلدوں کی تفصیل یہ ہے:

جلد چہارم (المائدہ) صفحات: ۴۸۰۔ قیمت: ۱۶۰۔ صفحات جلد پنجم (پارہ ۳۰) صفحات: ۵۰۲۔ قیمت: ۱۵۰ روپے